روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۶۳ | منگل ۸۔ جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ۲۳۔ نبوت ۷۲ ۱۳ھش ۲۳۔ نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## متقی کی حفاظت خدا فرماتا ہے

اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذریں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی تعلیم کے بدوں "کلام الٰہی" کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ "کلام الٰہی" کا پڑھنا جبکہ ہر (فرمانبردار) کا فرض ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جاوے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۶)

## اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات پر غور کرنے سے محبت الٰہی بڑھتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

انسانی سرشت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے۔ اسی قاعدہ اور تقاضہ فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے "کلام الٰہی" میں یہ طرز بھی اختیار کیا ہے اور سعادت مندوں کو اپنے احسان و انعام یاد دلاتا ہے کہ وہ محبت الٰہی میں ترقی کر کے سعادت حاصل کریں۔ اندرونی و بیرونی انعامات پر غور کریں اور سوچیں تا ان کی جناب الٰہی سے محبت ترقی کرے۔ پھر یہ بات بھی انسان کی فطرت میں ہے کہ جب انسان کسی سے محبت بڑھا لیتا ہے تو محبوب کی رضامندی کے لئے اپنا وقت اپنا مال اپنی عزت و آبرو غرض ہر عزیز سے عزیز چیز کو خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے پس جب خدا تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کے مطالعہ کی عادت پڑ جاوے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی اور روز بروز بڑھے گی۔

اور جب محبت بڑھ گئی تو وہ اپنی تمام خواہشوں کو رضاء الٰہی کے لئے متوجہ کر سکے گا اور رضاء الٰہی کو ہر چیز پر مقدم سمجھ لے گا۔

دیکھو سب سے بڑا اور عظیم الشان احسان جو ہم پر کیا وہ یہ ہے کہ ہم کو پیدا کیا۔ اگر کوئی دوست مدد دیتا ہے تو ہمارے پیدا ہونے اور موجود ہونے کے بعد۔ اگر کوئی راہ بتلا سکتا ہے یا علم پڑھا سکتا ہے۔ مال دے سکتا ہے۔ غرض کہ کسی قسم کی مدد دیتا ہے تو پہلے ہمارا اور اس چیز کا اور دینے والے کا وجود ہوتا ہے تب جا کر وہ مدد دینے والا مدد دینے کے قابل ہوتا ہے۔ غرض تمام انعاموں کے حاصل کرنے سے پیشتر جو کسی غیر سے ہوں پہلا اور عظیم الشان احسان خدا تعالیٰ کا یہ ہے کہ اس نے ہم کو اور اس چیز کو جس سے ہمیں راحت پہنچے اور جس نے ہمیں راحت پہنچائی اس کو وجود عطا کیا۔ پھر صحت و تندرستی عطا کی۔ اگر ذرا بھی بیمار ہو جاوے تو تمام راحت رساں چیزیں بھی راحت رساں نہیں رہتیں۔ دانت درد کرے تو اس کو نکالنا ہی پڑتا ہے۔ چونکہ ان لوگوں کو جو احسانات کا مطالعہ نہیں کرتے خبر بھی نہ تھی۔ غرض یہ سب انعامات جو ہم پر ہوتے ہیں ان میں سے اول اور بزرگ ترین انعام وجود کا ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ میری حالت کو دیکھو اس وقت میں کھڑا بول رہا ہوں۔ مگر کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ سو اسّی برس پیشتر میں کہاں تھا؟ اور میرا کیا نام و نشان رہا۔ کوئی نہیں بتلا سکتا۔ یہ جناب الٰہی کا فیضان ہے کہ ایک ذرا سی چیز سے انسان پیدا کیا۔

(از خطبہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

نظام جماعت دراصل اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کی نمائندگی کرتا ہے وہ ایدی جن سے خدا نے تخلیق کی ہے جن معنوں میں بھی وہ ہاتھ کہلاتے ہیں ان معنوں میں جو نظام جماعت ہے وہ ان ہاتھوں کی طاقت اور رضا کی نمائندگی کرتا ہے اور انہی ہاتھوں سے (امام) بنایا جاتا ہے جو براہ راست اللہ کے ہاتھوں سے بنتا ہے اور آگے پھر جو نظام جاری ہوتا ہے وہ خدا کے ہاتھوں کی نمائندگی میں جاری ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

## خصوصی درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ الٹیاں آنے اور پیٹ کی خرابی کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سلیم الدین احمد صاحب صدر محلہ دارالیمن غربی۔ ربوہ کے بڑے بھائی مکرم نورالدین احمد صاحب امیر جماعت چٹاگانگ۔ بنگلہ دیش مثانے کی تکلیف کی وجہ سے ڈھاکہ میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ مثانے کا اپریشن متوقع ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم علم دین صاحب الفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ شدید بیمار ہیں اور گلاب دیوی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی حالت نہایت تشویش ناک ہے۔

○ مکرم میاں عبدالسلام صاحب زرگر جرمنی میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## مستقل معلمین وقف جدید کی کلاس

وقف جدید کے مستقل معلمین کی کلاس ۱۵۔ جنوری ۱۹۹۴ء سے شروع ہو رہی ہے۔ ایسے نوجوان جو میٹرک پاس ہوں نیز وہ خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقف جدید وقف زندگی کی خواہش رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے مع درج ذیل کوائف کے ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۳ء تک دفتر کو ارسال فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ سکونت۔ تعلیم۔ تاریخ بیعت۔ دینی تعلیم۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۳ / نبوت ۱۳۷۲ھش ۲۳ / نومبر ۱۹۹۳ء

# گناہ اور ان کی معافی

کچھ گناہ تو ایسے ہیں کہ انسان فوراً سمجھ جاتا ہے کہ اس سے غلطی ہو گئی ہے یعنی گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ ایسا ہو تو وہ اس پر پشیماں ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا ہے۔ اور اکثر اوقات معافی مل بھی جاتی ہے۔ کچھ گناہ ایسے ہیں کہ سرزد ہوتے ہیں تو یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ انسان کو اس گناہ کی معافی کی طلب کی طرف توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس گناہ کے نتائج مرتب ہونے لگتے ہیں اور آہستہ آہستہ انسان کو سمجھ آنے لگتی ہے۔ کہ کہیں کوئی بات غلط ہو گئی ہے۔ کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ اور ایسا بھی دو طرح ہوتا ہے ایک تو اس طرح کہ انسان کچھ کرتا ہے لیکن یہ نہیں سمجھتا کہ وہ بری بات ہے اور گناہ کے زمرہ میں آتی ہے اس لئے دلیری سے وہ بات یا وہ کام کر لیتا ہے۔ سمجھتا ہے ٹھیک ہی کیا ہے حالانکہ ٹھیک نہیں ہوتا۔ یہ کہ وہ بات ٹھیک نہیں تھی اس کا احساس اگر کسی وقت ہوتا ہے تو صرف اس طرح کہ اس کے برے نتائج مرتب ہونے لگتے ہیں اور دوسری بات یہ ہوتی ہے کہ بات معمولی سی ہوتی ہے اس کے متعلق غلطی کے ارتکاب کا خیال بھی آئے تو سمجھتا ہے کہ یہ کوئی گناہ تو ہے نہیں۔ ہم اکثر ایسی بات کر کے کہہ دیتے ہیں ہم نے کوئی گناہ تو نہیں کیا۔ حالانکہ گناہ کیا ہوتا ہے صرف اس بات کو ہم گناہ کے زمرہ میں شامل نہیں کرتے۔ گویا شعوری طور پر بھی گناہ سرزد ہو سکتا ہے اور لاشعوری طور پر بھی۔ آخر غلطی تو غلطی ہے جان بوجھ کر۔ جانتے ہوئے۔ کی جائے یا نہ جانتے ہوئے کی جائے۔ اور یہی غلطی گناہ بھی ہو سکتی ہے۔

ان عوامل سے بچنے کا یا ان کے نتائج سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے معافی مانگتا رہے یہ نہیں کہ جب احساس ہو کہ گناہ کیا ہے معافی مانگے۔ بلکہ مانگتا ہی رہے کیا جانے کب لاشعوری گناہ بھی سرزد ہو جائے پس ہر وقت معافی مانگتے رہنا یعنی استغفار کرتے رہنا ہی ہماری حفاظت کا ضامن ہے۔

روشنی ماحول کی ہے زندگی کا لازمہ
ہے مگر یہ روشنی صرف آب و گل کی روشنی
روح کی بالیدگی کے واسطے درکار ہے
آنکھ کا نورِ بصیرت اور دل کی روشنی

ابوالاقبال

## وہ نہیں ہوگی
### بشریٰ داؤد کی یاد میں

وہ واپس آ نہیں سکتی مگر یہ مان لوں کیسے؟
کہ جب ہوگا کہیں سیرت کا جلسہ وہ نہیں ہوگی
ستاروں کی طرح دمکے گی وہ تاریخ عالم میں
رہے گا خوبیوں کا اس کی چرچا وہ نہیں ہوگی

دعا ہے اس کے بچے دین و دنیا میں پھلیں پھولیں
مگر جس ماں نے پیدا کر کے پالا وہ نہیں ہوگی

بہاروں میں کھلیں گے پھول، پھل آئیں گے باغوں میں
مگر ہاتھوں نے جس کے بیج بویا وہ نہیں ہوگی

دعا تھی، حوصلہ تھی اور سکینت اپنے شوہر کی
لگے گی ان کو خالی ساری دنیا وہ نہیں ہوگی

جہاں پہ آنکھ کھولی تھی وہیں لیں آخری سانسیں
بہت تڑپے گی اس کی ماں کی ممتا وہ نہیں ہوگی

وہ اپنے باپ کی ہمراز تھی، ہمدم تھی طاقت تھی
ضعیفی میں یہ غم کیسے کٹے گا وہ نہیں ہوگی

چلیں گے کام سب لجنہ کے پہلے سے کہیں بہتر
مگر بنیاد میں جس کا لہو تھا وہ نہیں ہوگی

رہیں گی رہتی دنیا تک کتابیں یادگار اس کی
مگر جس نے کہ سوچا اور لکھا تھا وہ نہیں ہوگی

خدا کا خاص احساں تھا رفاقت بشریٰ حوری کی
ادھورے کس طرح ہوگا گزارا وہ نہیں ہوگی

ابھی تکمیل کی راہوں میں تھے کتنے ہی منصوبے
خدا کچھ اور بڑھ کے ساتھ دے گا وہ نہیں ہوگی

میری آنکھیں چمک اٹھتی تھیں اس کو سامنے پاکر
نظر آئے گا ہر مانوس چہرہ وہ نہیں ہوگی

کیا کرتے تھے ہم اک دوسرے سے دل کی سب باتیں
کسی سے اب نہیں کچھ کہنا سننا وہ نہیں ہوگی

ہماری طرح کم ہوگا کوئی یک جان و یک قالب
بھری دنیا میں رہنا ہوگا تنہا وہ نہیں ہوگی

رفاقت خوب تھی دکھ سکھ میں بشریٰ اور باری کی
خود ہی اب رو کے آنسو پونچھ لینا وہ نہیں ہوگی

امۃ الباری ناصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah



ارشادات حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

# تلقین عمل

حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کی وہ تقریر شائع کی جا رہی ہے جو حضور نے ۲۱/ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں فرمائی تھی۔

اس دفعہ مختلف وجوہات کی بناء پر جماعت احمدیہ کی مختلف انجمنوں نے قریب قریب عرصہ میں اپنے سالانہ اجتماع منعقد کئے۔ جس کی وجہ سے مجھ پر زیادہ بوجھ پڑ گیا ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کی وفات سے تین چار سال پہلے جلسہ سالانہ پر میں آپ کی تقاریر سنتا رہا ہوں۔ آپ کی وفات کے وقت میری عمر ۱۹ سال کی تھی۔ اور اس سے چار پانچ سال قبل میری عمر تقریباً ۱۴ سال کی تھی۔ اس لئے میں آپ کی مجالس میں جاتا اور تقاریر سنتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریر عام طور پر پچاس منٹ یا ایک گھنٹہ کی ہوتی تھی۔ اور وفات سے پانچ سال پہلے آپ کی عمر قریباً اتنی ہی تھی جتنی اس وقت میری ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی کسی مشیت کے ماتحت مجھ پر ایک خطرناک بیماری کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے میں اب لمبی تقاریر نہیں کر سکتا۔ پہلے میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پانچ پانچ۔ چھ چھ گھنٹے کی تقاریر کر لیتا تھا۔ مگر اس بیماری کے اثر کی وجہ سے مجھے جلدی ضعف محسوس ہونے لگتا ہے۔ آج لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی تھا۔ وہاں بھی میں نے تقریر کی انہوں نے مجھ سے کہا کہ کئی سال سے آپ کی عورتوں میں کوئی تقریر نہیں ہوئی۔ اس لئے آپ اس موقعہ پر عورتوں میں بھی تقریر کریں۔ چنانچہ میں نے تقریر کرنی منظور کر لی۔ اور صبح وہاں میری تقریر تھی۔ اس وقت تمہاری باری آ گئی ہے چار پانچ دن کے بعد انصار اللہ کی باری آ جائے گی۔ پھر جلسہ سالانہ آ جائے گا۔ اس موقعہ پر پھر مجھے تقاریر کرنی ہوں گی۔ پھر ان کاموں کے علاوہ (تشریح) کا اہم کام بھی ہے جو میں کر رہا ہوں۔ اس کی وجہ سے مجھے نہ صرف کوفت محسوس ہو رہی ہے بلکہ طبیعت پر بڑا بوجھ محسوس ہو رہا ہے۔ اس لئے اگرچہ میری خواہش تھی کہ اس موقعہ پر لمبی تقریر کروں مگر زیادہ لمبی تقریر نہیں کر سکتا۔ اب پیشتر اس کے کہ میں اپنی تقریر شروع کروں۔ آپ سب کھڑے ہو جائیں تاکہ عہد دہرایا جائے۔ حضور کے اس ارشاد پر تمام خدام کھڑے ہو گئے اور حضور نے عہد دہرایا عہد دہرانے کے بعد فرمایا۔

آج میں قرآن کریم کی ایک آیت کے متعلق کچھ زیادہ تفصیل سے بیان کرنا چاہتا تھا مگر اس وقت میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اس تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کل میں نے خطبہ (-) بھی پڑھا اور پھر آپ کے اجتماع میں بھی تقریر کی۔ اس طرح آج صبح لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں مجھے تقریر کرنی پڑی جس کی وجہ سے مجھے اس وقت کوفت محسوس ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے (-) یعنی ہم تم میں سے صاحب ایمان اور امامت پر ایمان رکھنے والوں اور اس کے مطابق عمل کرنے والوں سے وعدہ کرتے ہیں کہ ان کو ہم ضرور اس طرح (امام) بنائیں گے جس طرح کہ پہلی قوموں یعنی یہود اور نصاریٰ میں سے بنائے ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ (امامت) ایک عہد ہے۔ پیشگوئی نہیں اور عہد مشروط ہوتا ہے۔ لیکن پیشگوئی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مشروط ہو۔ پیشگوئی مشروط ہو تو وہ مشروط رہتی ہے۔ اور اگر مشروط نہ ہو لیکن اسی میں کسی انعام کا وعدہ ہو تو وہ ضرور پوری ہو جاتی ہے۔ یہاں وعدہ کا لفظ بھی موجود ہے اور اس کے ساتھ شرط بھی مذکور ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ کلام الٰہی نے خود اس وعدے کی تشریح کر دی ہے۔ کہ ہمارا یہ وعدہ کہ ہم تم میں سے صاحب ایمان اور اعمال صالح بجا لانے والوں کو اس طرح (امام) بنائیں گے جیسے ہم نے ان سے پہلے یہود و نصاریٰ میں (امام) بنائے' ضروری نہیں کہ پورا ہو۔ ہاں اگر تم بعض باتوں پر عمل کرو گے تو ہمارا یہ وعدہ ضرور پورا ہو گا۔

پہلی شرط اس کی یہ بیان فرماتا ہے کہ تمہیں (امامت) پر ایمان رکھنا ہو گا۔ چونکہ آگے (امامت) کا ذکر آتا ہے اس لئے یہاں ایمان کا تعلق اس سے سمجھا جائے گا۔ پھر تمہیں نیک اعمال بجا لانے ہوں گے۔ اب کسی چیز پر ایمان لانے کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اسے پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ مثلاً کسی شخص کو اس بات پر ایمان ہو کہ میں بادشاہ بننے والا ہوں یا اسے ایمان ہو کہ میں کسی بڑے عہدے پر پہنچنے والا ہوں تو وہ اس کے لئے مناسب کوشش بھی کرتا ہے۔ اگر ایک طالب علم یہ سمجھے کہ وہ ایم اے کا امتحان پاس کرے تو اس کے لئے موقعہ ہے کہ وہ پی۔ سی۔ ایس پاس کرے یا پراونشل سروس میں ای۔ اے۔ سی۔ بن جائے۔ یا اسسٹنٹ کمشنر بن جائے۔ تو پھر وہ اس کے مطابق محنت بھی کرتا ہے۔ لیکن اگر اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ ان عہدوں کے حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تو وہ ان کے لئے کوشش اور محنت ہی نہیں کرتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جن کو اس بات پر یقین ہو کہ وہ (امامت) کے ذریعے ہی ترقی کر سکتے ہیں اور پھر وہ اس کی شان کے مطابق کام بھی کریں۔ تو ہمارا وعدہ ہے کہ ہم انہیں (امام) بنائیں گے۔ لیکن اگر انہیں یقین نہ ہو کہ ان کی ترقی (امامت) کے ساتھ وابستہ ہے اور وہ اس کے مطابق عمل بھی نہ کرتے ہوں۔ تو ہمارا ان سے کوئی وعدہ نہیں۔........ بعینہ یہی واقعہ حضرت امام جماعت الاول۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کی وفات کے بعد میرے ساتھ پیش آیا۔ جب میں نے کہا کہ میں اس قابل نہیں کہ میں (امام) بنوں۔ نہ میری تعلیم ایسی ہے اور نہ تجربہ تو اس وقت بارہ چودہ سو احمدی جو جمع تھے۔ انہوں نے شور مچا دیا کہ ہم آپ کے سوا اور کسی کی بیعت کرنا نہیں چاہتے۔ مجھے اس وقت بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں تھے۔ میں نے کہا مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ میں بیعت کیسے لوں۔ اس پر ایک دوست کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ مجھے بیعت کے الفاظ یاد ہیں۔ میں بیعت کے الفاظ بولتا جاتا ہوں۔ اور آپ دہراتے جائیں۔ چنانچہ وہ دوست بیعت کے الفاظ بولتے گئے اور میں انہیں دہراتا گیا۔ اور اس طرح میں نے بیعت لی۔ گویا پہلے دن کی بیعت دراصل کسی اور کی تھی۔ میں تو صرف بیعت کے الفاظ دہراتا جاتا تھا۔ بعد میں میں نے بیعت کے الفاظ یاد کئے۔

........ مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں نے دینی ضرورتوں کے لئے خدا تعالیٰ سے کہا کہ اے اللہ تو مجھے ایک لاکھ روپیہ دے دے تو سلسلے کے کاموں کو چلاؤں لیکن اب کل ہی میں حساب کر رہا تھا کہ میں نے خود چھ لاکھ ستر ہزار روپیہ سلسلہ کو بطور چندہ دیا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں کتنا بیوقوف تھا کہ خدا تعالیٰ کے سلسلے کی ضرورتوں کے لئے صرف ایک لاکھ روپیہ مانگا مجھے تو اس سے ایک ارب روپیہ مانگنا چاہئے تھا۔ مانگنے والا خدا تعالیٰ کا (امام) ہو اور جس سے مانگا جائے وہ خود خدا کی ذات ہو تو پھر ایک لاکھ روپیہ مانگنے کے کیا معنی ہیں۔

مجھے تو یہ دعا کرنی چاہئے تھی کہ اے خدا تو مجھے ایک ارب روپیہ دے۔ ایک کھرب روپیہ دے۔ یا ایک پدم روپیہ دے۔ میں نے بتایا ہے کہ اگرچہ میں نے خدا تعالیٰ سے صرف ایک لاکھ روپیہ مانگا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اتنا فضل کیا کہ صرف میں نے پچھلے سالوں میں چھ لاکھ ستر ہزار روپیہ سلسلہ کو چندہ کے طور پر دیا ہے۔ بے شک وہ روپیہ سارا نقدی کی صورت میں نہ تھا۔ کچھ زمین تھی جو میں نے سلسلہ کو دی۔ مگر وہ زمین بھی خدا تعالیٰ نے ہی دی تھی۔ میرے پاس تو زمین ہی نہیں تھی ہم تو اپنی ساری زمین قادیان چھوڑ آئے تھے۔ اپنے باغات اور مکانات بھی قادیان چھوڑ آئے تھے قادیان میں میری جائیداد کافی تھی مگر اس کے باوجود سلسلہ کو میں نے اتنا روپیہ نہیں دیا تھا جتنا قادیان سے نکلنے کے بعد دیا تھا۔

۱۹۴۷ء میں ہم قادیان سے آئے ہیں اور تحریک جدید ۱۹۳۴ء میں شروع ہوئی تھی۔ گویا اس وقت تحریک جدید کو جاری ہوئے بارہ سال کا عرصہ گزر چکا تھا اور اس بارہ سال کے عرصہ میں میرا تحریک جدید کا چندہ تقریباً چھ ہزار روپیہ تھا۔ لیکن بعد کے دس سال ملا کر میرا چندہ تحریک جدید دو لاکھ بیس ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی زمین میں نے تحریک جدید کو دی ہے۔ یہ زمین مجھے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بطور نذرانہ دی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ اتنا بڑا نذرانہ اپنے پاس رکھنا درست نہیں چنانچہ میں نے وہ ساری زمین سلسلے کو دیدی اور اس طرح تین لاکھ ستر ہزار روپیہ میں نے صرف تحریک جدید کو ادا کیا۔ اسی طرح جوبلی کے موقعہ پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تحریک پر جماعت نے مجھے روپیہ پیش کیا تو میر محمد اسحاق صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کے متعلق جو دعائیں کی ہیں ان میں یہ دعا بھی ہے کہ۔

"دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا"

پس اس کے ذریعے آپ کی یہ دعا پوری ہو گئی اس طرح یہ پیش خبری بھی پوری ہو گئی کہ۔

"وہ صاحب شکوہ و عظمت اور دولت ہو گا"

اس پر میں نے کہا کہ میں یہ روپیہ تو لے لیتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ میں یہ روپیہ سلسلہ کے کاموں پر ہی صرف کروں گا۔ چنانچہ میں نے وہ روپیہ تو لے لیا لیکن میں نے اسے اپنی ذات پر نہیں بلکہ سلسلہ کے کاموں پر خرچ کیا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو دے دیا۔ اب میں نے ہیمبرگ کی بیت الحمد کے لئے تحریک کی ہے کہ جماعت کے دوست اس کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ دیں۔ لیکن اگر اللہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

# اردو اور پاکستانی زبانیں

زبان‘ انسان کی سماجی اور معاشرتی ضرورتوں کی ایجاد ہے۔ ہر زبان اپنی ارتقائی منزلیں سماجی زندگی ہی کے سہارے سے طے کرتی ہے اور اسی کے زیر اثر اس کی صورت اور معنی میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ کسی زبان کے عروج و زوال کی داستان کو دراصل کسی قوم کے عروج و زوال کی تاریخ سمجھنا چاہئے۔ بات یہ ہے کہ زبان بھی اپنے بولنے والوں کی طرح اپنی سماجی محرکات و عوامل کی پابند ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جس طرح افراد یا کسی قوم اور ملک کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہ صرف اپنے ہمسایہ ملکوں یا قوموں سے بلکہ دور دراز کے ملکوں اور قوموں سے بھی زیادہ سے زیادہ تعلقات و روابط قائم کرے‘ بالکل اسی طرح کسی زندہ رہنے والی زبان کے لئے بھی ضروری ہے کہ دوسری زبان سے اس کا ربط و ضبط بڑھتا رہے اور ایک دوسرے سے اخذ و استفادہ اور ترجمے کی راہیں کشادہ ہوتی رہیں۔ اس کے بغیر نہ کوئی قوم‘ بین الاقوامی مسائل میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے اور نہ کوئی زبان۔ اس لئے زبانوں کا ایک دوسرے سے استفادہ کرنا ناگزیر ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ دنیا کی ترقی سے ترقی یافتہ زبان بھی اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتی کہ وہ دوسری زبانوں کے اثرات یا الفاظ سے یکسر خالی ہے۔ اردو زبان بھی اس قانون فطرت سے مستثنیٰ نہیں ہے بلکہ اس کی تو بنیاد ہی آس پاس کی مختلف زبانوں یعنی پنجابی‘ پشتو‘ سندھی‘ بلوچی اور سرائیکی وغیرہ کے اشتراک پر رکھی گئی ہے۔ بعد میں اس نے عربی فارسی‘ انگریزی اور ترکی کے بھی بے شمار الفاظ اپنے اندر جذب کر لئے اور آج وہ اپنے مزاج اور اپنی ساخت کے لحاظ سے زبانوں کی ایک ایسی انجمن ہے جس میں شرکت کے دروازے ہر زبان کے الفاظ پر یکساں کھلے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر پاکستانیوں کے لئے اردو کی سبھا ایک ایسی سبھا ہے جس میں ہر علاقے کے بول صاف پہچان میں آ جاتے ہیں اور ہر شخص کلی طور پر نہ سہی جزوی طور پر سہی یہ ضرور محسوس کرنے لگتا ہے کہ اردو کا خمیر جس مسالے سے تیار ہوا ہے اس میں بعض اجزاء اس کے علاقے کے بھی شامل ہیں۔ جزو اور کل کا یہ تعلق معمولی نہیں غیر معمولی ہے۔

اردو اور علاقائی زبانوں کا رشتہ دراصل ایک ہی خون‘ ایک ہی رنگ و نسل‘ ایک ہی زمین ایک ہی انداز فکر اور ایک ہی طرز ادا کا رشتہ ہے۔ دور حاضر سے لے کر قدیم تر زمانے تک سراغ لگاتے چلے جائیے۔ یہ رشتے پوری طرح واضح ہوتے چلے جائیں گے صاف اندازہ ہو جائے گا کہ اردو اور علاقائی زبانیں ایک دوسرے کی حریف و رقیب نہیں بلکہ عزیز و رفیق ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں کہ ان میں ماں بیٹی کا رشتہ ہے اس لئے کہ نہ تو اردو نے کسی علاقائی زبان کے پیٹ سے جنم لیا ہے اور نہ کوئی علاقائی زبان اس کے بطن سے پیدا ہوئی ہے۔ لسانی نقطہ نظر سے ایسا ممکن بھی نظر نہیں ہے۔ زبان سے زبان جنم نہیں لیتی۔ بلکہ سماجی‘ علاقائی اور معاشرتی ضرورتوں سے کبھی ایک اور کبھی بیک وقت کئی زبانیں وجود میں آ جاتی ہیں۔ پاکستانی علاقائی زبانیں ایک ہی ماں کی بیٹیاں ہیں۔ ایک ہی قسم کے ماحول میں انہوں نے یکے بعد دیگرے جنم لیا ہے اور ایک ہی قسم کی فضا میں پروان چڑھی ہیں‘ ان میں جو مشابہت اور مماثلت نظر آتی ہے وہ اسی خاص رشتے کے سبب ہے۔

اردو کے بارے میں ایک غلط فہمی کو بہت ہوا دی گئی ہے۔ وہ یہ کہ اردو کا رشتہ مقامی یا علاقائی زبانوں سے اتنا استوار نہیں جتنا کہ بعض بیرونی زبانوں سے ہے یہ بات کسی نقطہ نظر سے بھی صحیح نہیں ہے۔ اردو کا صوتی نظام اس کے جملوں کی ساخت‘ قواعد کے بیشتر اصول اور بول چال کا لب و لہجہ‘ سب پر مقامی اثرات کا غلبہ ہے۔ اردو کے بعض علمی اور ادبی شعبوں پر یقیناً فارسی اور عربی کا گہرا اثر ہے لیکن اس اثر و تاثر کا تعلق اردو زبان کے مزاج یا باطن سے نہیں بلکہ اس کی اوپری سطح سے رہا ہے۔ اردو شاعری نے وزن‘ بحر اور بعض اصناف سخن یقیناً عربی فارسی سے لی ہیں۔ لیکن اپنے اثر‘ لب و لہجہ اور موضوع کے اعتبار سے اردو کا رنگ و آہنگ عربی فارسی سے بہت الگ رہا ہے حتیٰ کہ اس علاقے میں عربی و فارسی میں بھی جو کچھ لکھا گیا ہے اسے بھی سبک ہندی کا نام دیا گیا ہے ایسی صورت میں یہ کہنا کہ اردو پر عربی و فارسی کے اثرات‘ مقامی زبانوں کے اثرات سے قوی تر ہیں صحیح نہیں ہے۔ اردو زبان کا مزاج شروع ہی سے مقامی یا دیسی رہا ہے اس نے عربی‘ فارسی‘ ترکی اور انگریزی سب سے حسب ضرورت فائدہ اٹھایا ہے اور باہر کی زبانوں کے بے شمار الفاظ اپنے اندر جذب کر لئے ہیں۔ لیکن یہ انجذاب‘ کیفیت کے اعتبار سے ہمیشہ علاقائی یا مقامی زبانوں سے متاثر رہا ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور بات قابل توجہ ہے کہ اردو میں الفاظ دوسری زبانوں سے آئے ہیں وہ صرف اسماء (NOUN) تک محدود ہیں۔ ایک وقت تھا کہ مختلف علوم و فنون کے بہت سے اسماء عربی فارسی سے لئے گئے تھے۔ آج ریڈیو‘ ٹی وی‘ ہوائی جہاز اور دوسری مشینوں کے توسط سے بے شمار الفاظ انگریزی سے آ گئے ہیں ان الفاظ سے صرف پڑھے لکھے لوگ ہی نہیں بلکہ ایک معمولی مکینک بلکہ ٹیکنیکل اداروں کا مزدور بھی خوب واقف ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اردو میں دخیل الفاظ کا یہ سلسلہ صرف اسماء تک محدود رہا ہے‘ دوسرے قسم کے الفاظ یعنی فعل و حرف (Preposition) (Ver.b) وغیرہ سارے کے سارے مقامی ہیں۔

اسماء کے سلسلے میں بھی ایک وضاحت ضروری ہے کہ عربی و فارسی کے جو الفاظ مستعمل ہیں ان میں بھی بیشتر کا تعلق مخصوص سطح کی علمی اور ادبی زبان سے ہے روزمرہ کی گفتگو میں خواہ اس گفتگو کا تعلق عام آدمیوں سے ہو یا خاص سے زیادہ تر مقامی الفاظ ہی استعمال ہوتے ہیں مثال کے طور پر شکم‘ انگشت‘ چشم‘ گوش اور دست کے الفاظ ہی کو لیجئے یہ فارسی سے آئے ہیں اور اردو میں مستعمل ہیں۔ لیکن ان کا مصرف صرف علمی و ادبی زبان میں ہوتا ہے۔ روزمرہ کی بات چیت میں عام و خاص شکم کی جگہ پیٹ‘ انگشت کی جگہ انگلی‘ چشم کی بجائے آنکھ اور گوش کی جگہ کان۔ اور دست کی بجائے ہاتھ کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اس قسم کے الفاظ اردو میں مفرد بولے ہی نہیں جا سکتے۔ ان کو استعمال کرنے کے لئے انہیں اسی قسم کے دوسرے الفاظ سے مرکب کرنا پڑتا ہے جیسے شکم سیر‘ انگشت بدنداں‘ گوش و ہوش‘ چشمِ عبرت اور دستِ کرم وغیرہ۔ ظاہر ہے اس قسم کے مرکبات کی تخلیق اور ان کا استعمال ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ اردو نے عربی و فارسی یا انگریزی و ترکی سے جو اسماء لئے ہیں ان میں سے جو اردو کے مزاج کے موافق نہیں تھے انہیں خراد پر چڑھا کر مزاج کے موافق بنا دیا گیا راونڑ اور لکشمنڑ اردو میں راون اور چھمن ہو گئے ہیں آڈرلی کو اردلی کر لیا‘ یا تارید یایا اردو بنا لینے کا یہ عمل صرف تلفظ تک محدود نہیں بلکہ الفاظ کے معنی‘ املا‘ واحد جمع اور تذکیر و تانیث کے اصول سبھی میں اس طرح کا تصرف کیا گیا ہے حروف تہجی سے لے کر الفاظ کی ساخت‘ جملوں کی بناوٹ‘ صرف و نحو کے قاعدے الفاظ کے استعمال اور فصاحت و بلاغت تک سب میں اردو کا اپنا منفرد اسلوب اور مخصوص لب و لہجہ ہے وہ کسی بیرونی زبان کی مقلد یا تابع نہیں ہے‘ یہ خیال کہ اس کی جنم بھومی بھی علاقائی زبانوں سے الگ کہیں اور ہے‘ کسی طرح درست نہیں ہے۔ اردو نے بھی اسی سرزمین میں جنم لیا ہے اس لحاظ سے بھی اسے بدیسی نہیں علاقائی کہنا چاہئے۔ یہ ضرور ہے کہ اردو کے اثر و نفوذ کا علاقہ‘ علاقائی زبانوں کے مقابلے میں بہت بڑا ہے۔ اس کی یہی بڑائی اردو کو دوسری علاقائی زبانوں یعنی پنجابی‘ بلوچی‘ سندھی اور پشتو وغیرہ سے بڑا بنا دیتی ہے۔ اس بڑائی پر اردو کو فخر کرنے اور علاقائی زبانوں کو رشک کرنے کا حق ہے۔ لیکن اس فخر و رشک کی بنیاد‘ نفرت و تعصب پر نہیں اخوت اور محبت پر ہونی چاہئے۔

میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ اردو اور دوسری علاقائی زبانوں کی جنم بھومی ایک ہی ہے۔ اردو بلوچی‘ سندھی‘ پنجابی‘ پشتو‘ سرائیکی سب ایک ہی قسم کی تہذیبی زندگی‘ ایک ہی قسم کی معاشرت اور ایک ہی قسم کی آب و ہوا کی زائیدہ اور پروردہ ہیں۔ ان کے ظاہری خد و خال ایک دوسرے سے کچھ الگ سہی لیکن بباطن وہ ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں۔ ان سب کی روحوں پر اسلامی تہذیب و تمدن اور صوفیائے کرام کے احساس کا سایہ ہے ان کے سرمایہ علم و ادب اور مزاج و اسلوب میں بھی ایسی قدریں مشترک ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے قریب تر ہوتی ہی چلی جا رہی ہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض مفاد پرست حلقوں کی طرف سے اردو علاقائی زبانوں کو ایک دوسرے کی حریف و رقیب ثابت کرنے کی شعوری کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ کوشش چونکہ ساری زبانوں کے حق میں غیر مفید اور غیر فطری ہے اس لئے کامیاب نہ ہو گی۔ علاقائی زبانوں کی اثر پذیری کی رفتار بھی روز بروز تیز ہوتی جا رہی ہے۔

اردو اور علاقائی زبانوں کو باہم ملنے جلنے اور ایک دوسرے سے قریب تر آنے کا موقع دراصل جمہوری نظام نے دیا ہے جس میں عوام خود اپنی تقدیر کے خالق و مالک اور حکمران عوام کی خواہشوں کے تابع بنتے جا رہے ہیں۔ یوں بھی زبانوں کے ارتقاء کی راہ میں کسی فرد یا ادارے کی حاکمیت کبھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah



حائل نہیں ہوسکتی۔ زبانوں کا تاریخی مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ دنیا کی ہر زبان میں زندگی کے تقاضوں کے مطابق برابر تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس کالب ولہجہ عہد بہ عہد بدلتا رہتا ہے بہت سے الفاظ متروک و مردود ہوتے رہتے ہیں ان کی جگہ نئے جاندار الفاظ خود بخود جگہ پا جاتے ہیں۔ یہ سارا عمل عوامی سطح پر انجانے طور پر ہوتا ہے' زبان کی تراش خراش اور حذف واضافہ میں کس خاص شخص 'گروہ یا علاقے کی حاکمیت کو زیادہ دخل نہیں ہوتا۔ ناسخ نے بعض الفاظ متروک قرار دیئے تھے اور اپنے شاگردوں کے ذریعے ایک طرح کی تحریک بھی چلائی تھی لیکن یہ تحریک چونکہ غیر فطری تھی اس لئے کامیاب نہ ہوئی۔ حتیٰ کہ جن الفاظ کو انہوں نے متروک قرار دیا تھا ان میں سے کئی لفظ خود انہیں کے کلام میں لاشعوری طور پر داخل ہو گئے دوسروں پر تو اس کا بہت ہی کم اثر ہوا۔

بعض شہنشاہوں کی طرف سے شراب کو رام رنگی اور سنگترہ کو رنگترہ کہنے کا حکم صادر ہوا لیکن عوام نے اسے پسند نہ کیا۔ پاکستان کے سابق صدر محمد ایوب خان مرحوم نے صبح وشام ریڈیو سے نشر کرایا کہ مغربی پاکستان کو پچھمی پاکستان اور مشرقی پاکستان کو پوربو پاکستان کہا جائے لیکن کسی نے ایک نہ سنی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ زبان پر کسی کی اجارہ داری اور حکمرانی کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ آج کے جمہوری دور میں جیسے جیسے ایک عام شہری کی وزیر اعظم سے' ایک ہاری کی زمیندار سے ایک مزدور کی کارخانے کے مالک سے اور ایک کسان کی جاگیردار سے ملاقات کرنے کے امکانات روشن ہوتے جا رہے ہیں 'اردو اور علاقائی زبانوں کا حلقہ اثر بھی بڑھ رہا ہے ان کے ذخیرہ الفاظ' موضوعات اور اسالیب بیان' سب پر اردو کا اثر بہت نمایاں نظر آرہا ہے اردو پر بھی علاقائی زبانوں کے اثرات پوری طرح رونما ہو رہے ہیں۔ اس کے اسلوب اور لب ولہجہ میں خاصی تبدیلی آچکی ہے۔ یہ تبدیلی کسی کو گوارا ہو یا ناگوار' عوام کی حاکمیت اس کی پروا نہیں کرتی۔ سمجھنے کی بات صرف اتنی ہے کہ زبان اور اس کے لہجے میں عہد بہ عہد اور مقام بہ مقام تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اور یہی تبدیلیاں جب قبول عام حاصل کرلیتی ہیں تو معیاری زبان کا جزو بن جاتی ہیں۔

اردو زبان موجودہ سماجی زندگی اور علاقائی زبانوں کے زیر اثر کیا رنگ روپ اختیار کر رہی ہے۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے چند جملے دیکھئے۔

۱۔ اس نے آج بہت بور کیا۔
۲۔ حامد کی تقریر نے جلسے میں بے سبب بوریت پیدا کردی۔
۳۔ میں آپ کی دادا گیری نکال دوں گا۔
۴۔ اس نے خواہ مخواہ پھڈا کھڑا کردیا ہے۔
۵۔ ایک روپے کا کھلا چاہئے۔
۶۔ اسی جگہ محمود کے بازو میں حامد کی دکان ہے۔
۷۔ کاغذ کے بیوپاری نے کہا مال خلاص ہو گیا۔
۸۔ اس نے ایک بیان داغ دیا اور کہا سیاست میں سب چلتا ہے۔

ان جملوں میں بور' بوریت' دادا گیری' پھڈا' بازو' خلاص' اور چلتا ہے' ایسے الفاظ ہیں جو آئے دن سنے اور بولے جاتے ہیں۔ اب محض اس بنا پر کہ یہ الفاظ اردو میں پہلے سے موجود نہ تھے یا فلاں علاقے اور فلاں طبقے میں استعمال نہیں ہوئے کون ہے جو انہیں مردود قرار دے گا۔ ان الفاظ نے معاشرتی زندگی میں پوری طرح جڑ پکڑلی ہے اور اب انہیں عام وخاص سبھی استعمال کر رہے ہیں۔ نئے الفاظ کے ساتھ ساتھ پرانے الفاظ بھی نئے معنوں کے ساتھ اردو میں جگہ پا رہے ہیں۔ چند جملے دیکھئے۔

۱۔ جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے. تسلی سے کام کرو۔
۲۔ آرام آرام سے چلو ورنہ ٹھوکر کھا کر گرو گے۔
۳۔ میرا دوست آج کل فلاں جگہ کمشنر لگا ہوا ہے۔
۴۔ آپ نے بہت کم کھایا کچھ اور لیجئے۔
۵۔ محمود صاحب آپ کو ساتھ والے کمرے میں مل جائینگے۔

ان جملوں میں تسلی' آرام' کمشنر' لگا ہوا ہے۔ کوئی چیز اور لیجئے اور ساتھ والے کمرے میں' کے الفاظ وفقرات پر غور کرنے سے اندازہ ہوگا کہ وہ اپنے معنی کس طرح بدل رہے ہیں اس طرح کے اور نہ جانے کتنے الفاظ وفقرات اور محاورات واسالیب ہیں جو مقامی زندگی اور علاقائی زبانوں کے زیر اثر اردو کو نیا رنگ روپ دے رہے ہیں۔ یہی صورت علاقائی زبانوں کی ہے۔ اردو کی معرفت ان کا دامن وسیع سے وسیع تر اور ان کا سرمایہ وقیع سے وقیع تر بنتا جارہا ہے۔

باہم اخذ واستفادے کا یہ نیا سلسلہ چونکہ آزاد ماحول میں شروع ہوا ہے اس لئے یقین ہے کہ کسی طبقے کی اجارہ داری اب زیادہ عرصے تک باقی نہ رہے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ علاقائی زبانیں اور اردو اپنے باہمی رشتوں کو سمجھیں اور اپنے اپنے منصب کو پہچانیں۔ ساری علاقائی زبانیں اپنی اپنی جگہ اہم ہیں اور ان سب کا اپنا اپنا حلقہ اثر ہے لیکن ان کا یہ حلقہ اثر اپنے علاقے تک ہی محدود ہے۔ اس کے برعکس اردو پورے علاقے اور ہر خطے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس کا علمی وادبی سرمایہ بھی علاقائی زبانوں کے مقابلے میں زیادہ ہے اس لئے اسے قومی زبان کا درجہ دیا گیا ہے۔ قومی زبان کسی خاص علاقے یا گروہ کی زبان نہیں پوری قوم اور پورے ملک کی زبان ہوتی ہے۔ اس لئے اس پر پشاور سے لے کر کراچی تک سب کا یکساں حق ہے۔ اردو کا تصادم کسی علاقائی زبان سے نہیں بلکہ انگریزی زبان سے ہے اس کا حق' علاقائی زبانیں نہیں انگریزی غصب کر رہی ہے۔

ملک آزاد ہو گیا۔ انگریز کی غلامی سے قوم نجات پا گئی لیکن انگریزی کی غلامی سے نجات اب تک نہیں مل سکی۔ جب تک قوم وملک کو اس غلامی سے نجات نہ مل سکے گی اردو علاقائی زبانیں سب حبس بے جا میں رہیں گی ان کا دم گھٹتا رہے گا اور زبانوں کے دم گھٹنے کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان زبانوں کے بولنے والے حقیقی معنی میں کبھی اس ملک میں آزادی کا سانس نہیں لے سکیں گے۔ اس لئے اردو' سندھی' پنجابی' بلوچی' پشتو اور سرائیکی بولنے والوں کو اپنے اصل دشمن کو پہچاننا چاہئے۔ انہیں ایک دوسرے کے خلاف نہیں بلکہ انگریزی کے خلاف آواز بلند کرنی چاہئے۔ جب تک اس سلسلے میں متحدہ کوششیں نہ کی جائیں گی ہمارے فروعی اختلافات کو بہانہ بنا کر انگریزی ہم پر مسلط رکھی جائے گی۔ اس تسلط بے جا سے قومی زبان کو بھی نقصان پہنچے گا اور علاقائی زبانوں کو بھی۔ یہ وقت آپس میں لڑنے کا نہیں انگریزی کی بندر بانٹ سے جان چھڑانے کا ہے۔

---

ہم مکرم فرمان فتح پوری صاحب کے اس خیال سے اتفاق نہیں کرتے کہ انگریزی زبان کو دیس نکالا دے کر ہی اردو زبان کی قدر وقیمت بڑھ سکتی ہے۔ انسان جتنی زبانیں بھی سیکھ لے کم ہیں۔ ہمیں انگریزی سیکھنی چاہئے کہ یہ اب عالمی زبان ہے لیکن اردو ہی کو قومی زبان کا مقام دیا جانا چاہئے۔

(ادارہ)

"تم اپنی گفتار سے رفتار سے اعمال سے دنیا پر ثابت کردو کہ ہمارے سامنے دین کے مقابلہ میں دنیا کوئی ہستی نہیں رکھتی یہ مت خیال کرو کہ تم کسی کی ناراضگی اور دشمنی کی وجہ سے ذلیل ہو جاؤ گے ایسا ہرگز نہیں ہوگا"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

## ہماری تاریخ

قادیان کے درویشوں کو بعض ہدایات دینے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ نے اپنے ایک مکتوب گرامی ۴۸-۱۲-۲۰ میں فرمایا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اب خاموشی سے جھنڈے کو پکڑ کر کھڑے رہنے کا وقت گزر چکا یہ کام آپ نے شاندار طور پر کیا جس کے لئے دنیا بھر کے احمدی آپ لوگوں کے ممنون ہیں اور آنے والی نسلیں بھی آپ کی ممنون رہیں گی۔ مگر انسان ایک بڑھنے والی ہستی ہے۔ ہر روز اس کے حالات متغیر ہوتے ہیں۔ اور ہر روز کے بدلے ہوئے حالات کے مطابق اسے کام کرنا پڑتا ہے۔ کل کی روٹی آج کام نہیں آسکتی۔ اور آج کی روٹی آنے والے کل کام نہیں آسکتی۔ پس وہ عظیم الشان خدمت جس کے کرنے کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق بخشی ہے اس کا تقاضا ہے کہ آپ اب اگلا قدم اٹھائیں۔ اور قادیان کے خاموش مرکز کو ایک زندہ مرکز میں تبدیل کردیں۔ ہندوستان یونین کی آبادی اٹھائیس انتیس کروڑ کے قریب ہے اس کی اصلاح اور اس کی نجات کوئی معمولی کام نہیں۔ کسی زمانہ میں ساری دنیا کی آبادی اتنی ہی تھی پس آج سے سینکڑوں سال پہلے ساری دنیا کی اصلاح کا کام جتنا اہم تھا اتنا ہی آج ہندوستان کی اصلاح کا کام اہم ہے جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے قادیان کی چھوٹی سی بستی سے بڑھا کر ایک سعی وعمل کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بنانے کی توفیق بخشی تھی وہ بھی انسان تھے۔ اور آپ بھی انسان ہیں۔ آپ اپنے آپ کو افراد کی حقیقت میں دیکھنا چھوڑ دیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) ابراہیم ایک امت تھا جو لوگ خدا تعالیٰ پر نظر رکھتے ہوئے اس کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں وہ اپنے آپ کو فرد سمجھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص اپنے آپ کو امت سمجھتا ہے اور ان میں سے بعض شخص تو اپنے آپ کو دنیا سمجھتے ہیں۔ آپ لوگ بھی اور وہ دوسرے دوست بھی جو باہر سے اس وقت قادیان میں تشریف لا سکے ہوں وہ بھی آج سے اپنا نقطہ نگاہ بدل دیں۔ آج سے ان میں سے ہر شخص اپنے آپ کو امت سمجھنے لگے۔ وہ یہ سمجھ لے کہ جس طرح آم کی گٹھلی میں سے ایک بڑا درخت پیدا ہو جاتا ہے جس طرح بڑ کے چھوٹے سے بیج میں سے سینکڑوں آدمیوں کو سایہ دینے والا بڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ امت بن

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک سفرنامہ

مولانا غلام رسول مہر کہتے ہیں:-

واپسی کے سفر کا سب سے زیادہ دردناک واقعہ مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری مصنف رحمتہ للعالمین وغیرہ کا انتقال پر جلال ہے جب ہم مکہ معظمہ پہنچے تو قاضی صاحب کی طبیعت ناساز تھی۔ میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو بہت کمزور ہو چکے تھے۔ ان کے کمرے میں داخل ہوا تو مجھے پہچان نہ سکے۔ بالکل قریب پہنچ گیا تو پہچانا۔ حسب معمول بڑی محبت سے ملے۔ بڑی شفقت سے پیش آئے۔ مزاج پوچھا تو فرمانے لگے کہ اب اچھا ہوں۔ خواجہ غلام محمد میرے ساتھ تھے۔ ان سے معلوم ہوا کہ حضرت قاضی صاحب دارالکسوہ میں آئے تھے تو انہیں اصرار کے ساتھ لیموں کی سکنجبین پلادی گئی تھی جس کی وجہ سے ان کے فم معدہ میں درد شروع ہو گیا تھا۔ دوسرے یا تیسرے روز میں پھر مزاج پرسی کے لئے گیا۔ تو بالکل تندرست ہو چکے تھے۔ ذرا سی کمزوری باقی تھی۔ بڑی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ مسئلہ ازدواج بیان فرماتے رہے۔ رحمت للعالمین کے تیسرے حصہ کا مسودہ دکھایا اور فرمانے لگے کہ اسے پورے اہتمام کے ساتھ اپنے مطبع سے چھپوا دو۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت ہم کس کے ہیں اور مطبع کس کا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ہمارے مطبع کے لئے شرف کی بات اور کیا ہو گی کہ آپ کی کتاب رحمت للعالمین کا تیسرا حصہ اس میں چھپے۔

## مسئلہ ازدواج

مسئلہ ازدواج کے سلسلے میں بعض بڑے عجیب و غریب واقعات سنائے۔

فرمانے لگے کہ حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے ایک عزیز نے عرب سے باہر کسی گوری چٹی عورت سے شادی کر لی تھی۔ فی الفور فاروقؓ اعظم کا حکم پہنچا کہ بیوی کو طلاق دے دو۔ عزیز نے وجہ دریافت کی تو ارشاد ہوا کہ اگر تم لوگوں نے باہر کی گوری چٹی عورتوں سے شادیاں کرنی شروع کر دیں تو عرب کی بھورے اور سانولے رنگ کی کم حسین لڑکیوں سے کون نکاح کرے گا۔ عزیز گورنر نے یہ سنتے ہی فی الفور اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ حضرت امام اعظمؒ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ لونڈی خریدتے اور چند روز کے بعد اسے آزاد کر دیتے۔ مقصود محض یہ تھا کہ نصرانی عوارض اور دوسری ضروریات کے متعلق بعض حالات کی تحقیق ہو جائے اور اس کے لئے ضروری تھا کہ مختلف اور متعدد عورتوں سے حالات پوچھتے۔ حضرت قاضی صاحب مرحوم نے اس اثناء میں اناناس کا ڈبہ منگوالیا اور اسے کھلوایا پلیٹ اپنے پاس رکھ لی اور اناناس اس میں ڈالا اور مجھے اور خواجہ غلام احمد کو کھلاتے رہے۔ پوچھنے لگے کہ کب تک ٹھہرنے کا ارادہ ہے میں نے عرض کیا ارادہ تو یہ تھا کہ حج و زیارت کے بعد بیت المقدس جاؤں بعد ازاں مصر ہوتا ہوا ہندوستان پہنچوں۔ لیکن ہندوستان کے سیاسی حالات بہت خراب ہو رہے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ بیت المقدس اور مصر کے سفر کو کسی دوسرے موقعہ پر ملتوی رکھوں۔ فرمانے لگے یہ بہتر ہے۔ سردیوں میں اس سفر کا قصد کرنا۔ میں بھی بیت المقدس اور مصر جانا چاہتا ہوں تم اور ہم اکٹھے رہیں گے اور بڑا مزا رہے گا میں نے عرض کیا کہ اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ آپ کی معیت میں بیت المقدس اور مصر کا سفر کروں۔ غرض بڑی دیر تک اس قسم کی باتیں ہوتی رہیں فرمانے لگے کہ مہاراجہ بہادر (مہاراجہ پٹیالہ) کے بچوں کی شادیاں ہیں میں روانگی سے قبل ملاقات کے لئے گیا تو وہ اپنے کسی مہمان مہاراجہ سے باتوں میں مصروف تھے میں واپس آگیا تو میرے پیچھے آدمی بھیجے خود اسٹیشن پر پہنچے فرمانے لگے تم سفر پر جا رہے ہو حالانکہ شادیوں کے سلسلے میں بہت سے انتظامات کرنے ہیں۔ اور تمہارے سوا کون سارے کام انجام دے گا۔ قاضی صاحب کہتے تھے کہ جو کام دوسرے آدمی ایک مہینہ میں کرتے ہیں میں ایک دن میں ایک دن کر دوں گا۔ جلد واپس آجاؤں گا۔ آپ اطمینان رکھیں روانہ ہونے لگا تو کہنے لگے پروفیسر عبدالحی عرب ہمارے دوست ہیں ان کے لئے ایک کتاب لیتے جاؤ۔ چنانچہ اپنی ایک تازہ تصنیف شرح اسماء الحسنیٰ نکال کر اور اس پر ہدیہ کی عبارت لکھ کر مجھے دے دی کہ یہ پروفیسر صاحب کو دے دینا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ تمہیں یہ کتاب ہندوستان پہنچ کر ملے گی۔ اس لئے کہ میں اپنے ساتھ بہت کم نسخے لایا تھا۔ رحمت للعالمین کے تیسرے حصے کے متعلق فرمانے لگے کہ ہم نے یہاں کے ارباب علم کو اس کے مختلف حصے سنائے تھے۔ انہوں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ اس ملاقات کے بعد ہم سب حج پر روانہ ہو گئے۔

عرفات میں ملاقات نہ ہوئی۔ گیارہ ذوالحجہ کو عشاء کے وقت میں اور اسماعیل منیٰ میں حافظ محمد صدیق صاحب سے مل کر اپنے خیموں کی طرف آرہے تھے کہ راستے میں قاضی صاحب مل گئے۔ فرمانے لگے طواف افاضہ کر کے آرہا ہوں تھوڑی دیر تک ہم ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔

## حرم میں ملاقات

منیٰ سے واپسی پر ایک روز مغرب کی نماز کے بعد حرم میں ملاقات ہوئی۔ اس وقت طبیعت بالکل صاف تھی۔ کمزوری بھی نہیں رہی تھی۔ اسماعیل نے کہا کہ مہر گرمی سے دل بہت گھبرا رہا ہے۔ اس سلسلے میں قاضی صاحب ادھر ادھر کے واقعات بیان کرنے لگے۔ بٹھنڈے کے بعض قصے سنانے لگے۔ اور پھر ضمناً کہا کہ دیکھئے صاحب ہم لوگ اپنی ملازمتوں میں چند روپوؤں کے لئے سخت سے گرم مقام پر مستقلاً مقیم رہنے میں بھی متامل نہیں ہوتے۔ لیکن عبادت کے لئے خدا کے گھر میں آئیں تو فی الفور پریشان ہو جاتے ہیں میرے لئے سبق تھا۔ پھر فرمانے لگے کہ مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد شعریت طبیعت سے بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ (شائد اکثر اصحاب کو معلوم نہیں ہو گا کہ قاضی صاحب شاعر بھی تھے) پچھلی مرتبہ میں حج کے لئے آیا تھا تو ایک موقعہ پر بے اختیار ایک مصرع زبان سے نکل گیا۔ بعد ازاں ہر چند فکر کیا دوسرا مصرع نہ ہو سکا۔ خدا کا شکر ہے کہ یہاں کی فضا میں اب تک ایسی تاثیر ہے۔ میں نے کہا کہ کب تک تشریف لے جائیں گے۔ فرمانے لگے کہ بس جلد چلا جاؤں گا۔

اس کے بعد ہم نے خیال کیا کہ قاضی صاحب تشریف لے گئے ہیں مدینہ منورہ کی زیارت وہ حج سے قبل کر چکے تھے۔ چند روز کے بعد ایک دن خاں صاحب نے کہا کہ قاضی سلیمان صاحب ابھی تک جدہ میں ہیں میں نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ خاں صاحب نے فرمایا کہ کسی نے ذکر کیا تھا ہم ٢٩، مئی کو جہاز پر پہنچے تو خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ قاضی صاحب اس جہاز میں ہیں چونکہ ہم بالکل آخری وقت پر جہاز پر آئے تھے اور ہم سے پہلے تمام مسافر سوار ہو چکے تھے اس لئے ہمارے آتے ہی جہاز روانہ ہو پڑا۔

---

بقیہ صفحہ ٣

تعالیٰ ہمیں مال دے تو ہمارے سلسلہ میں تو یہ ہونا چاہئے کہ ہمارا ایک ایک آدمی بیت الحمد بنا دے۔ خود مجھے خیال آتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے کشائش عطا فرمائے تو میں بھی اپنی طرف سے ایک بیت الحمد بنادوں۔ اور کوئی تعجب نہیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنی زندگی میں ہی اس بات کی توفیق دے دے اور میں کسی نہ کسی یوروپئین ملک میں اپنی طرف سے ایک بیت الحمد بنادوں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے دینے پر منحصر ہے۔ انسان کی اپنی کوشش سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

---

"کوئی متکبر انسان قرآنی فیوض اور برکات کا وارث نہیں بن سکتا صرف اور صرف فروتنی کی چابی سے قرآنی علوم کا دروازہ کھولا جا سکتا ہے۔ صرف اور صرف عجز کی رداء اور چادر پر انوار قرآنی کا رنگ چڑھ سکتا ہے۔ اور صرف اور صرف منکسرانہ مزاج ہی قرآن کریم کے مزاج سے مطابقت کھاتا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

---

بقیہ صفحہ ٥

کر رہے گا۔ وہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اپنی نسلیں پھیلا دے گا۔ وہ خاموش قربانی کی جگہ اب اپنی اصلاح کے لئے اپنی قربانی کو پیش کرے گا۔ ہندوستان اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کے اندر پھر سے انسانیت کو قائم کیا جائے پھر سے صلح اور آشتی کو قائم کیا جائے۔ پھر سے خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں پیدا کی جائے اور یہ کام سوائے آپ لوگوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ عزم صمیم کے ساتھ اٹھیں طوفان کا سا جوش لے کر اٹھیں اور ہندوستان پر چھا جائیں۔ جس کا نتیجہ ضرور یہ نکلے گا کہ وہ لوگ جو آج احمدیت کو بغض اور کینہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ایک دشمن کی حیثیت میں دیکھتے ہیں وہ اور ان کی نسلیں آپ لوگوں کے ہاتھ چومیں گی۔ آپ لوگوں کے لئے برکتیں مانگیں گی۔ اور دعائیں دیں گی۔ کہ آپ لوگ اس بد قسمت ملک کو امن دینے والے اور صلح اور آشتی کی طرف لانے والے ثابت ہوئے۔ احمدیت ایک نور ہے۔ احمدیت صلح کا پیغام ہے۔ احمدیت امن کی آواز ہے۔ تم اس نور سے دنیا کو منور کرو۔ تم اس پیغام کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔ تم اس آواز کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں بلند کر دو خدا تمہارے ساتھ ہو۔

خاکسار
مرزا محمود احمد
٢٠-١٢-٤٨

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# اطلاعات و اعلانات

## ولادت

○ مکرم ڈاکٹر سلیم قیصر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶- اکتوبر کو پہلی بچی سے نوازا ہے جو کہ وقف نو میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام "لبنیٰ سلیم" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم میاں محمد اکرم صاحب آف لاہور کی پوتی اور مکرم خواجہ سعید احمد صاحب کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مورخہ ۴- نومبر ۱۹۹۳ء کو مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام "ثمر احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم اللہ بخش منگلا صاحب کا پوتا اور مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب منگلا کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم سلسلہ بنائے۔

○ رانا نفیس الرحمان نعیم صاحب کے ہاں ۱۵- اکتوبر ۹۳ء بروز جمعۃ المبارک پہلی بیٹی تولد ہوئی نومولودہ مکرم رانا فضل الرحمان نعیم صاحب لاہور کی پوتی اور محترم ماسٹر عبدالرحمان اتالیق صاحب کی پڑپوتی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "حانیہ نعیم" عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم منصور احمد تاثیر صاحب ابن مکرم مولانا محمد احمد صاحب نعیم مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "فارعہ منصور" عطا فرمایا ہے۔

بچی کی ولادت کے بعد انکی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت کچھ پیچیدگیوں کے باعث خراب ہو گئی ہے جس کے علاج کے لئے انہیں فیصل آباد لے جانا پڑا۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور اس کی والدہ کو بھی صحت و سلامتی سے نوازے۔

## درخواست دعا

○ میاں عزیز احمد صاحب ایڈووکیٹ چنیوٹ کے دل کا اپریشن ۹۳-۱۱-۲۰ کو ہوا ہے۔

○ مکرم قاضی محمد شریف صاحب آف ملتان کو گذشتہ دنوں ہارٹ اٹیک ہوا تھا کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

ان کی بہو طیبہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ قاضی جمیل احمد آف ملتان ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

قاضی شریف صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو بھی شوگر کی تکلیف ہے کمزوری کافی ہو گئی ہے۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد علی صاحب آف والٹن روڈ لاہور ابن مکرم چوہدری وزیر علی صاحب (رفیق بانی سلسلہ احمدیہ) مورخہ ۹۳-۱۰-۲۸ کو لاہور میں وفات پاگئے۔ اگلے روز ان کا جنازہ بیت الذکر لاہور میں محترم مربی صاحب نے پڑھایا۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ ۹۳-۱۰-۳۰ کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں جنازہ پڑھا جانے کے بعد قبرستان نمبر ا میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ محترمہ رضیہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب طاہر آرکیٹیکٹ مورخہ ۱۳- نومبر کو پشاور میں انتقال کر گئیں ان کا جنازہ مورخہ ۱۴ نومبر کو پشاور سے ربوہ لایا گیا۔ اور مورخہ ۱۵- نومبر کو بعد فجر جنازہ کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم خلیل احمد قیصر صاحب اقصیٰ روڈ کے سسر مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب ترگڑی مورخہ ۹۳-۱۰-۳۰ کو بروز ہفتہ انتقال کر گئے۔ بوجہ موصی ہونے کے جنازہ ربوہ لایا گیا اگلے روز صبح مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا تدفین مکمل ہونے پر مکرم محمد اشتیاق صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

○ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب چغتائی آف واہ کینٹ مختصر علالت کے بعد ۲۴- اکتوبر ۱۹۹۳ء کو بروز اتوار انتقال فرما گئیں۔ آپ کی عمر ۸۳ سال تھی۔ واہ کینٹ میں جنازہ میں اسلام آباد' واہ کینٹ' ٹیکسلا اور راولپنڈی سے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آپ موصیہ تھیں لہٰذا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۲۵- اکتوبر ۱۹۹۳ء کو بیت مبارک میں بعد عصر جنازہ پڑھا گیا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر کی تیاری پر محترم میر محمود احمد صاحب ناصر نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

## تبدیلی فون نمبر

| | پرانا | نیا |
|---|---|---|
| محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ | — | 212168 |
| و ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب | | |
| مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب۔ | — | 211928 |
| نائب ناظر مال (آمد) | | |
| مکرم مقبول احمد ذبیح صاحب۔ | — | 211375 |
| نائب ناظر مال (آمد) | | |
| مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد | 798 | 212198 |
| و مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب | | |
| مکرم عبد الرشید خان دار العلوم وسطی | 722 | 211577 |
| مکرم محمد ابراہیم اینڈ سنز دار الرحمت وسطی | 814 گھر | 211307 دکان 212307 |
| مکرم سید سعید احمد سہیل | 843 | 212258 |
| مکرم ظفر اقبال خان | — | 211392 |
| مکرم عبد الحفیظ خان | — | 211773 |
| مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب | 744 | 212244 |
| مکرم عبد الرشید احمد صاحب دار الصدر شمالی | 780 | 212280 |
| مکرم سید بشیر احمد صاحب | 680 | 212216 |
| مکرم یوسف سہیل شوق صاحب (گھر) | — | 211969 |
| مکرم قاضی منیر احمد صاحب (گھر) | — | 211986 |
| مکرم صلاح الدین صاحب (ڈرائیور) | 389 | 212389 |
| مکرم بشارت احمد صاحب سندھی | 686 | 212386 |
| مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ | 364 | 212364 |
| مکرم محمد داؤد دار العلوم غربی | — — | 211957 |
| مکرم خواجہ عبد المومن صاحب | 571 | 212471 |
| محترمہ صبیحہ نذیر صاحبہ | 390 | 212390 |
| مکرم ڈاکٹر نصیر احمد چوہدری صاحب | 881 | 212481 |
| مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب | 989 | 212237 |
| مکرم چوہدری فضل احمد صاحب | 445 — | 212445 |
| کیفے کوکن (گھر) | 308 | 212308 |
| چوہدری اینڈ کمپنی | 848 | 212258 |
| مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب رحمت بازار | 699 | 212257 |
| مکرم بشارت احمد خان صاحب "ڈش ماسٹر" | 487 | 212487 |
| مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب دار الصدر شمالی | 465 | 212466 |
| احمد زمان تنویر سٹوڈیو گولبازار ربوہ | 388 | 211388 |
| الحمد جیولرز | 704 | 211759 |
| شیخ ندیم احمد دار العلوم غربی | 913 | 212263 |
| ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ | | 211434 |
| " " " " | | 212434 |
| مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ربوہ | 629 | 212429 |

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# خبریں

ربوہ : ۲۲- نومبر- ہلکی سردی کا احساس جاری ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۵ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی ہدایت پر سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے ملک بھر میں ٹیکس چوروں اور نادہندگان کے خلاف وسیع پیمانے پر ریکوری آپریشن شروع کر دیا ہے اس سلسلے میں سینکڑوں ٹیکس دہندگان کے وارنٹ گرفتاری بنک اکاؤنٹ منجمد کرنے اور جائیدادوں کی قرقی کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ متعدد فیکٹریوں اور تجارتی مراکز میں ٹیکسوں کی وصولی کے لئے آفیشل ریسیور بھی تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ لاہور کی ایک کمپنی کے ڈائریکٹر کو گرفتار کر کے اس کا بنک اکاؤنٹ منجمد کر دیا گیا ہے متعدد فیکٹری مالکان کو شوکاز نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ ایک سرکاری ترجمان نے گذشتہ روز بتایا ہے کہ ایٹمی پروگرام جولائی ۱۹۹۰ء کی سطح پر منجمد کرنے کا فیصلہ بے نظیر حکومت کے بعد ہوا ہے۔ وزیر اعظم کے ریمارکس کی غلط تشریح کی گئی ہے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ایٹمی پروگرام جولائی ۱۹۹۰ء میں منجمد کیا گیا۔ تنقید کرنے والے مبالغہ آرائی سے کام لے رہے ہیں یہ اس شعبہ میں ہونے والی تحقیق و ترقی کے لئے نقصان دہ ہے۔ اپوزیشن قومی سلامتی جیسے اہم امور پر گیم کھیلنے سے باز رہے۔

○ ایٹمی مسئلہ کے بارے میں سابق صدر غلام اسحاق خان نے محترمہ بے نظیر کے بیان پر کسی تبصرے سے انکار کر دیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے ملک کے پرامن ایٹمی پروگرام کے حوالے سے تمام سیاسی جماعتوں کی قومی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو منجمد کرانے کے بعد رول بیک کرانے کے عالمی دباؤ پر مشترکہ موقف اختیار کیا جاسکے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل میں محصورین نے خوراک کی شدید کے کمی کے باعث ۳۲ دنوں کی محصوری میں مکئی، درختوں کے پتے اور گھاس کھا کر گذارہ کیا۔ درگاہ کا محاصرہ بھارتی حکومت کے غلط اندازوں کا تسلسل تھا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ جنرل آصف نواز کارڈ ایک خطرناک کارڈ ہے جس کو نواز شریف کی ذات کے خلاف سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے والے محض پاک فوج کو بدنام کر رہے ہیں۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ آمرانہ ترامیم ختم کرنے کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی ایک سیاسی جماعت کا نہیں بلکہ پورے ملک کا صدر ہوں اور آئین میں کی گئی آمرانہ تبدیلیاں ختم کرانے کے لئے اپنا اثر رسوخ استعمال کروں گا۔

○ قومی اسمبلی کے اجلاس میں ایٹمی پروگرام پر بحث پرائیویٹ ممبرز ڈے میں ہوگی۔ باقی ایام میں قانون سازی ہوگی۔ ۲۹۔ نومبر کو شروع ہونے والا یہ اجلاس وسط دسمبر تک جاری رکھا جائے گا۔

○ چوہدری الطاف کو دوبارہ گورنر پنجاب مقرر کرنے کی قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔

○ چکوٹھی سیکٹر (آزاد کشمیر) میں بھارتی فوجیوں کی بلا اشتعال فائرنگ کے جواب میں پاکستان کی فوج نے جوابی کارروائی کر کے دشمن کی گنوں کے منہ خاموش کر دیئے۔

○ بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا عبد القادر آزاد نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک بھر کی تمام مذہبی قوتیں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی حکومت کی مکمل حمایت کرتی ہیں۔

○ گجرات میں کوآپریٹو نادہندگان کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ درگاہ حضرت بل کے جن محصورین کو حریت پسند قرار دے کر رہا نہیں کیا گیا ان پر بھارتی فوج شدید تشدد کر رہی ہے ان کو بجلی کے جھٹکے دیئے جا رہے ہیں اور مار پیٹ کی جا رہی ہے۔

○ پاکستانی فضائیہ کی دفاعی صلاحیت میں اضافے کے لئے اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ائر چیف مارشل فاروق فیروز خان سے علیحدگی میں ملاقات کی۔ جس کے بعد ائر ہیڈ کوارٹر میں ایک اہم بریفنگ میں شرکت کی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ میں نیوٹرل سپیکر ہوں۔ اپوزیشن کے حقوق کی بھی حفاظت کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات میں دونوں بڑی سیاسی جماعتوں نے خواتین کی مخصوص نشستوں کو بحال کرنے کا مشورہ دیا تھا لیکن اب نواز شریف نے اپنی رائے تبدیل کر لی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کے ایک حصے میں پھر سے کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ بھارتی فوجوں کے ساتھ حریت پسندوں کی جھڑپوں میں ۱۷- مجاہدین شہید ہو گئے۔ بھارتی حکام نے درگاہ کے علاقے سے فوج نکالنے کا کل جماعتی کانفرنس کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔

○ سفارتی کوششوں کے نتیجے میں اب اس امر کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ امریکہ پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کی شرط ختم کر دے گا۔

○ سلیم اکبر بگٹی بلوچستان اسمبلی میں قائد حزب اختلاف ہو گئے۔

○ صدر فاروق لغاری نے جو لاہور تشریف لائے تھے، علامہ اقبال کے مزار پر حاضری دی اور منتخب نمائندوں اور سیاست دانوں سے خطاب کیا۔ میاں نواز شریف اور شہباز شریف دعوت دینے کے باوجود نہیں آئے۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر اور مرتضیٰ بھٹو کے درمیان نورا کشتی ہو رہی ہے۔ ایک تخریب کار اور ہائی جیکر کو باعزت شہری بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

○ وسطی ایشیائی ریاستوں نے بھارت سے درآمد کردہ تمام چائے ضائع کر دی ہے اس میں بھوسہ چھلکے اور کاسٹک سوڈا کی ملاوٹ پائی گئی ہے۔

○ مسلم لیگ کے سیکرٹری اطلاعات مسٹر مشاہد حسین نے کہا ہے کہ ضلعی گورنروں کا تقرر ہونے سے ہر جگہ ایک پارٹی کا تسلط ہو جائے گا۔ سو کے لگ بھگ گورنروں اور ان کے معاونین کے بوجھ سے خزانہ خالی ہو جائے گا۔ انہوں نے پارٹی کی ایک ماہ کی کارکردگی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی میں اس قدر قحط الرجال ہے کہ وہ اب تک اپنا وزیر خزانہ نہیں بنا سکے۔

○ وائیں قتل کیس کا آخری ملزم بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر مسٹر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ نواز لیگ کے الزامات من گھڑت ہیں ہم ضمنی انتخابات فوج اور عدلیہ کی نگرانی میں کرانے کو تیار ہیں۔


## ہومیو پیتھک کورسز
## HOMEO COURSES

| INTERNATIONAL NAME | قیمت | اردو نام |
|---|---|---|
| ASTHMA COURSE | 85 | دمہ کورس |
| BODY BUILDING COURSE | 125 | باڈی بلڈنگ کورس |
| DIABETES COURSE | 100 | شوگر کورس |
| DWARFISHNESS COURSE | 120 | چھوٹا قد کورس |
| EYESIGHT COURSE | 90 | کمزوری نظر کورس |
| HYPERTENTION COURSE | 180 | ہائی بلڈ پریشر کورس |
| KIDNEY STONE COURSE | 230 | پتھری گردہ کورس |
| LEUCODERMA COURSE | 120 | پھلبہری کورس |
| MYOPIA COURSE | 90 | کمزوری نظر دور کورس |
| OBESITY COURSE | 100 | موٹاپا کورس |
| PILES COURSE | 50 | بواسیر کورس |
| STERILITY COURSE | 130 | بانجھ پن کورس |
| T. B. COURSE | 60 | تپدق کورس |

ان کے علاوہ 76 کیور۔ سٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں۔

سٹاکسٹ:-

کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
کنری: بلال میڈیکل سٹور۔
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک۔
کیور۔ سٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔
گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ لوہے والا پل۔
سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔
حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبد الرشید مسلیم ڈاکخانہ روڈ۔
واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک۔
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی۔ شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور تستر روڈ۔
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ۔
پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔
شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔
ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال۔
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔
گجرات: شاہین ہومیو پیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔
حیدر آباد: روبی میڈیکل سٹور۔ چھوٹی گٹی۔
کیور۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606


پتہ


حبوب مفید اٹھرا — ۲۰ گرام ۲۰/- — ۶۰ گرام ۶۰/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) — ۱۵۰/- روپے
زوجام عشق خاص — ۶۰۰/- روپے
روشن کاجل — ۵/- روپے
تریاق معدہ — ۱۲/- روپے — ۲۴/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۳ — ۲۱۲۴۳۳